REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۵ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش ۲۵ فروری سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۴ فروری بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اس وقت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"کانگو میں طاقت استعمال کرنے سے متعلق حفاظتی کونسل کی قرارداد قابل قبول نہیں ہے"

یہ قرارداد کانگو کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں دینے کے مترادف ہے (مسٹر الیوو)

لیوپولڈول ۲۴ فروری۔ کانگو کے وزیر اعظم مسٹر الیوو نے کانگو کے بارے میں حفاظتی کونسل کی وہ قرارداد مسترد کر دی ہے جس میں اقوام متحدہ کو کانگو میں خانہ جنگی کی روک تھام کے لئے طاقت استعمال کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ مسٹر الیوو نے کہا یہ قرارداد کانگو کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں دینے کے مترادف ہے۔ مسٹر الیوو نے خبردار کیا کہ ہم کانگو کو اقوام متحدہ کی حفاظت میں دینے سے روکنے کے لئے آخر دم تک لڑیں گے۔ کانگو کے صدر مسٹر جوزف کاسابوو نے حفاظتی کونسل کے صدر کے نام ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ حفاظتی کونسل نے گزشتہ منگل کے روز جو قرارداد منظور کی ہے۔ ہم اسے کانگو کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتے ہیں۔ کانگو کے باشندے اس قرارداد پر عمل درآمد کی کبھی اجازت نہیں دیں گے تار میں مزید واضح کیا گیا ہے کہ کانگو کی حکومت اپنے پورے وسائل کو بروئے کار لاکر ہر ایسے اقدام کے خلاف نبرد آزما ہوگی۔ جس کا مقصد کانگو کی خود مختاری کو ختم کرنا ہو۔ خواہ یہ اقدام کسی ایک ملک کی طرف سے ہو یا خود اقوام متحدہ کی طرف سے۔

حکومت نے سائنس کمیشن کی رپورٹ کی آخری منظوری دے دی

"رپورٹ اس ہفتے شائع کر دی جائیگی" وزیر صنعت کا اعلان

لاہور ۲۴ فروری۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے کل یہاں ایک ملاقات میں بتایا حکومت نے سائنس کمیشن کی رپورٹ کی آخری منظوری دے دی ہے۔ آپ نے کہا رپورٹ کی منظوری راولپنڈی میں صدر محمد ایوب خاں کی زیر صدارت کابینہ کے ایک اجلاس میں دی گئی۔ رپورٹ اس ہفتے کے اندر شائع ہو جائے گی۔ وزیر صنعت نے مزید کہا۔ کابینہ نے سب کمیٹی کی سفارشات کے مطابق رپورٹ کچھ رد و بدل کے ساتھ منظور کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ دو سو سے زائد صفحات پر مشتمل رپورٹ کے ذریعہ سائنس کی تعلیم اور تحقیقات کے شعبوں میں بعض بنیادی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ رپورٹ میں ترقی سائنس کے لئے صنعتی رجحان پر بھی زور دیا گیا ہے۔ تاکہ اسے ملک کی مناسب صنعتی ترقی کے لئے استعمال کیا جا سکے۔

اس سے پہلے خود وزیر صنعت کی زیر صدارت کابینہ کی ایک سب کمیٹی نے رپورٹ کا ایک تفصیلی جائزہ لیا۔ سب کمیٹی کے دوسرے ارکان صحت و سماجی بہبود کے وزیر لیفٹننٹ جنرل ڈبلیو اے برکی، وزیر خوراک و زراعت لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ، وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن اور وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب ہیں۔

لوممبا کی نعش قبر سے نکالی نہیں جا سکتی

الزبتھ ول ۲۴ فروری۔ کاٹنگا کے صدر مسٹر شومبے نے اقوام متحدہ کی کمان کو ایک خط لکھا ہے۔ کہ مسٹر لوممبا کی نعش کو قبر سے نکالنا مقامی رسم و رواج کے منافی ہوگا۔ مسٹر شومبے نے لکھا ہے کہ مقامی رسم و رواج کسی شخص کی نعش کو چند لمحوں کے لئے بھی قبر سے نکالنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ عام عقیدہ یہ ہے کہ اس صورت میں مرنے والے کی روح دوسروں کی زندگی حرام کر دیتی ہے۔

وزیر اعظم فرانس صحرائے اعظم روانہ ہو گئے

پیرس ۲۴ فروری۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو دیبر کل یہاں سے بذریعہ طیارہ صحرائے اعظم کے دورے پر روانہ ہو گئے صحرائے اعظم میں وہاں جگہ کا معائنہ کریں گے۔ جہاں فرانس ایٹمی تجربہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

م کے لئے اقوام متحدہ کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ نیویارک روانہ ہو گئے ہیں۔

مشرقی پاکستان کے نئے چیف سیکرٹری

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ سید ہاشم رضا نے کل یہاں مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری کا عہدہ سنبھال لیا اس سے پہلے چیف سیکرٹری مسٹر ایم اعظم کو صومالی لینڈ

پاکستان اور روس کے معاہدے کا مسودہ

کراچی ۲۴ فروری۔ ایک روسی افسر سات روز تک کراچی پہنچ رہا ہے۔ وہ اپنے ساتھ پاکستان اور روس میں تیل کے مجوزہ معاہدے کا مسودہ (روسی زبان میں) لائے گا۔ یہاں روسی اور انگریزی زبانوں میں معاہدہ کے مسودات کی جانچ پڑتال کے بعد معاہدے پر دستخط کر دیئے جائیں گے۔ پاکستان کی طرف سے مسٹر بھٹو اور روس کی طرف سے روسی سفیر ڈاکٹر کپت معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ معاہدہ کے تحت سوویٹ یونین پاکستان میں تیل کی تلاش کے لئے قرضہ ضروری سامان اور فنی امداد دے گی۔ مجموعی طور پر قریباً ساڑھے تین کروڑ روپے کا روسی قرضہ ملنے کی توقع ہے۔

جامعہ احمدیہ میں ایک لیکچر

ربوہ ۲۴ فروری کل مورخہ ۲۵ فروری بروز ہفتہ جناب پادری فریڈرک ساک صاحب ایم اے "مسئلہ کفارہ" پر ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں لیکچر دیں گے۔ لیکچر اردو میں ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ (الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

مشرقی پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان نے یقین دلایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے روپے کی کمی نہیں ہونے دی جائے گی۔ جنرل اعظم خاں نے کہا اس سلسلہ میں سب سے بڑی بات دوسرے پانچ سالہ منصوبے پر ہنگامی بنیادوں پر عمل درآمد کرنا ہے۔ آپ نے کہا دوسرے منصوبے کے پہلے سال کا کام اس سال مئی تک مکمل ہو جانا چاہیئے تاکہ دوسرے سال کا کام وقت پر شروع ہو سکے۔

جنرل اعظم خان نے کل یہاں کمشنروں ڈپٹی کمشنروں ایڈیشنل کمشنروں اور مشرقی پاکستان کے پانی و بجلی کے ترقیاتی ادارے کے نمائندوں اور دوسرے افسروں کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا متعلقہ افسروں کو منصوبے پر عمل درآمد کے کام کی رفتار قائم رکھنی چاہیئے۔ انہیں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور ایسی سکیمیں تیار کرنی چاہئیں جو ٹھوس اور مفید ہوں۔

راولپنڈی ڈویژن کی ترقیاتی سکیمیں

راولپنڈی ۲۴ فروری۔ راولپنڈی ڈویژنل ترقیاتی بورڈ نے جواب راولپنڈی ڈویژنل ترقیاتی کونسل کہلاتی ہے ۲۵۹ ترقیاتی سکیمیں منظور کی ہیں۔ جن پر ۲۷ لاکھ روپے کی رقم خرچ ہوگی۔ اس میں سے ۱۰۹ سکیمیں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ فروری ۶۱ء

بے گناہوں کا قتلِ عام

بھارت میں جبل پور اور ساگر میں مسلمان اقلیت پر ہندو اکثریت نے جو ظلم وستم کیا ہے اور جس طرح مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو تعصب کا نشانہ بنایا گیا ہے اور جائداد تباہ و برباد کی گئی ہے اس پر خود اکثریت کے سنجیدہ اور سمجھدار لوگوں نے اظہار تاسف کیا ہے۔ چنانچہ بھارت کی حکومت نے بھی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

ہندو اکثریت نے ایسا کیوں کیا بظاہر اسکے لئے یہ وجہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ دو مسلمان لڑکوں نے ایک ہندو طالبہ پر حملہ کیا اور آخر الذکر نے اپنی بے عزتی کی وجہ سے خودکشی کر لی۔ بعض اخبارات میں یہ بھی شائع ہوا ہے کہ حملہ کرنے والے مسلمان نہیں تھے بلکہ ہندو ہی تھے جو طالبہ کے ساتھ ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے۔ انہوں نے حملہ تو خود کیا اور افواہ یہ پھیلا دی کہ حملہ کرنے والے مسلمان تھے . . . .

. . . .

. . . . اس طرح اپنے سر سے بلا ٹال کر خود بچ گئے اور اقلیت پر اکثریت کو اپنے تعصب کا جوش نکالنے پر ابھار دیا اور یہ آگ پھیلتے پھیلتے تمام علاقہ میں پھیل گئی ایک خیال یہ بھی ہے کہ چونکہ انتخابات نزدیک آرہے ہیں اس لئے بعض لوگوں نے اپنی مطلب براری کے لئے فساد کروا دیا ہے۔

خیر وجہ خواہ کچھ بھی ہو یہ واقعہ ہے کہ اکثریت نے اقلیت پر سخت ظلم وستم ڈھایا ہے اور یہ اتنا اہم واقعہ ہے کہ جس کا اثر تمام دنیا کے لوگوں پر ہوا ہے اور بھارت کے نام پر اس سے ضرور داغ لگا ہے۔

دنیا کے مسلمانوں خاص کر پاکستان کے مسلمانوں کا اس واقعہ سے متاثر ہونا لازمی تھا۔ چنانچہ پاکستان کے اخبارات نے بھی اس ظلم وستم کے برخلاف آواز اٹھائی ہے اور بعض اخبارات نے حکومت سے استدعا کی ہے کہ بھارت کی حکومت سے احتجاج کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات خواہ کسی ملک میں ہوں آج کی دنیا میں وہ ملک ضرور بدنام ہوتا ہے اور یہ امر کہ اس ملک کو توجہ دلائی جائے خود ایک اچھی بات ہے اور چاہیئے کہ جس ملک میں ایسے واقعات ہوں وہ اس کو برا نہ منائے بلکہ توجہ دلانے والے کا احسان مند ہو۔ اس تعلق میں معاصر نوائے وقت کا ایک ادارتی نوٹ قابل توجہ ہے۔ معاصر لکھتا ہے:-

"ہندوستان سے کسی صاحب نے ہمیں مندرجہ ذیل خط لکھا ہے۔

"جبل پور کے واقعات کے متعلق "نوائے وقت" کے دو ایڈیٹوریل میری نظر سے گزرے ہیں۔ آپ کا اخبار ایک متین و باوقار پرچہ ہے اس لئے آپ کے خیالات اور خیالات سے بھی زیادہ آپ کے طریقہ اظہار پر افسوس اور تعجب ہوا کہ عام طور پر اس پرچہ میں متانت و سنجیدگی سے اظہار خیال ہوتا ہے آپ سے صرف دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔

نمبر ایک ——— اگر وہ لڑکی جس کی عصمت دری کی گئی۔ اس کا نام اوشا کرن بھارگو کی بجائے رضیہ بیگم قریشی ہوتا اور اپنی قوم کی ایک سپتری کی عصمت دری پر غیرت میں آنیوالے آپ کے ہم قوم مسلمان ہوتے تو کیا آپ پھر بھی ان کی اسی طرح مذمت کرتے اور ایسی ہی تند و تیز زبان استعمال کرتے۔

نمبر ۲ ——— اگر صورت برعکس ہوتی اور واقعہ ڈھاکہ یا زائن گنج کا ہوتا اور مرنے والوں میں زیادہ تعداد ہندوؤں کی ہوتی تو کیا آپ ہندوستان کا یہ ادھیکار مانتے کہ وہ پاکستان کو پروٹسٹ کرتا"۔

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ مظلوم ہر حالت میں ہمدردی اور ظالم ہر حالت میں مذمت کا مستحق ہے۔ ظالم کے نام کی تبدیلی کے باوجود ظلم ظلم ہی رہتا ہے۔ مظلوم لڑکی مسلمان ہوتی تو بھی ہم اپنے ہم قوموں سے یہی توقع کرتے کہ وہ ظالموں اور مجرموں (یا ملزموں) کو پولیس کے ذریعہ قانون کے حوالہ کر دیں۔ ہم اس طرزِ عمل کو ہرگز جائز نہ قرار دیتے کہ دو بدمعاش ہندو نوجوانوں کے جرم کی سزا سینکڑوں بالکل بے تعلق اور بے گناہ ہندو بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کو دی جائے۔

دوسرے سوال کا جواب بھی بالکل صاف ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ پاکستان کا دامن گزشتہ گیارہ بارہ برس سے ایسے فسادات سے بالکل پاک ہے۔ لیکن اگر ظالم پاکستانی مسلمان ہوتے اور مظلوم پاکستانی ہندو۔ تو ہم نہ صرف حکومت ہند کو یہ حق دیتے کہ وہ اسکے خلاف حکومت پاکستان سے احتجاج کرے۔ ہم خود بھی خطا کار پاکستانی مسلمانوں کی شدید مذمت کرتے اور اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے کہ وہ پاکستان کے ہندو شہریوں کی حفاظت کا مکمل انتظام کرے کہ یہ اس کا فرض ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں پر ظلم کے خلاف حکومت پاکستان کی طرف سے احتجاج کا مطالبہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ مدھیا پردیش کے واقعات لیاقت نہرو معاہدہ کی کھلی خلاف ورزی ہیں اور ان کے خلاف احتجاج حکومت پاکستان کا حق ہی نہیں فرض بھی ہے۔"

سوالات کا معاصر نے جو جواب دیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اسلام کیا تمام مذاہب میں ظلم خواہ کسی صورت میں ہو قابل مذمت ہے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ مظلوم ہو یا ظالم ہو۔ صحابہ کرامؓ نے تعجب سے پوچھا کہ مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم بھائی کی مدد کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ظالم بھائی کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم کرنے سے روکا جائے۔

کتنا لطیف نکتہ ہے؟ افسوس ہے کہ دنیا میں اس پر بہت کم عمل کیا جاتا ہے عام طور پر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ ظلم کون کر رہا ہے لیکن دھڑے بندی کی وجہ سے لوگ اپنے دھڑے کی مدد کرتے ہیں خواہ وہ ظلم ہی کیوں نہ کر رہا ہو۔

انسان انسان پر جو ظلم وستم کرتا ہے اس کا نصف سے بھی زیادہ حصہ اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ انصاف کی بجائے دھڑے بندی کو دیکھا جاتا ہے۔ جب کسی وجہ سے ظلم وستم کی آگ بھڑک اٹھتی ہے . . . .

تو کوئی یہ نہیں دیکھتا کہ حق کس طرف ہے بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کا دھڑا کس طرف ہے۔ پھر اندھا دھند جو کچھ ہوتا ہے کر گزرتا ہے۔ جبل پور اور ساگر میں جو مسلمانوں پر ظلم وستم ہوئے ہیں وہ اسی وجہ سے ہوئے ہیں کہ وہ اکثریت کے دھڑے میں نہیں تھے محض ان کا مسلمان ہونا ہی جرم تھا۔ کسی نے یہ نہیں سوچا کہ وہ ایک بے گناہ معصوم انسان کو کیوں قتل کر رہا ہے۔ بعض بھارتی اخبارات نے مذحرف آگ بھڑکانے کی کوشش کی ہے بلکہ مسلمانوں پر جو ظلم وستم ان کے بھائیوں نے کیا ہے اسکے لئے بہانے تراشنے کی کوشش کی ہے ظاہر ہے کہ ظلم وستم کے لئے بہانے تراشنے کی کوشش بذات خود نہایت مذموم فعل ہے۔ اگر ایک فعل ظلم ہے تو وہ ظلم ہی ہے۔ جن لڑکوں نے طالبہ پر ہاتھ اٹھایا خواہ وہ ہندو تھے۔ مسلمان تھے یا عیسائی تھے انہوں نے ظلم کیا تھا اور ان کو ان کے ظلم کی سزا ضرور ملنی چاہیئے۔ لیکن محض اس لئے کہ ان کا مذہب فلاں ہے اور فلاں شخص ان کے مذہب کا ہے اس لئے اسکو سزا دینی چاہیئے ظلم کی سخت اندھیر ہے۔ اور جس ملک میں ایسے واقعات ہوتے ہوں وہ خواہ انگلستان ہو۔ امریکہ ہو۔ بھارت ہو یا پاکستان ہو۔ حکومت ذمہ دار ہے کہ اس کا انسداد کرے۔ پچھلے دنوں انگلستان میں غیر ملکیوں خاص کر ایشیائیوں کے ساتھ بعض بدمعاشوں نے برا سلوک کیا تھا۔ لیکن حکومت نے اس کا فوری انسداد کیا اور حقیقی مجرموں کو سخت سزائیں دیں۔ یہاں تک کہ اس ظلم کو بالکل روک دیا۔ جس ملک کی حکومت ایسا نہیں کر سکتی وہ حکومت ضرور کمزور ہے اس لئے ہمیں توقع ہے کہ بھارت کی حکومت ایسا بندوبست کرے گی کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہونے پائیں تاکہ اقوام میں اس کی بدنامی نہ ہو۔

ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو خدام سابقہ سال بھر میں ۳۱ دسمبر تک کسی تاریخ کو چالیس ۴۰ سال کی عمر تک پہنچ جائیں وہ نئے سال کے آغاز یعنی یکم جنوری سے انصار اللہ میں شامل ہو جایا کریں گے۔ اس قاعدہ کے مطابق جو خدام گزشتہ سال ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک کسی تاریخ کو چالیس ۴۰ سال کی عمر تک پہنچ چکے ہیں۔ وہ یکم جنوری ۶۱ء سے انصار اللہ میں شمار ہوں گے۔ ایسے خدام کو فوری طور پر اپنے ہاں کی مجلس انصار اللہ کے زعیم / زعیم اعلیٰ سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین اور مجلس انصار اللہ کے زعماء / زعماء اعلیٰ بھی ازراہ کرم نوٹ فرمالیں۔

مبارک احمد	خاکسار محبوب عالم خالد
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ
ربوہ	ربوہ

مینیجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت عظیم الشان اور روح پرور تقریر

جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کو زندہ اور قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ جدوجہد جاری رکھے

انفرادی قربانی کوئی چیز نہیں قومی زندگی کے لئے جماعتی قربانی کی ضرورت ہوا کرتی ہے

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں نہایت اہم اور ضروری ہدایات

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء بمقام قادیان

(قسط پنجم)

اساتذہ کو بھی چاہیئے

اور انہیں بھی جو لڑکوں کے نگران ہیں کہ متواتر ہفتہ میں ایک دو لیکچر ایسے دیا کریں جن میں تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ اور مختلف رنگوں میں اس کی وضاحت کی جائے۔ اسلام پر جو مصائب اس وقت آئے ہوئے ہیں سلسلہ کے لئے جن قربانیوں کی اس وقت ضرورت ہے۔ ان تمام باتوں کا ذکر کیا جائے۔ اور پھر منافق جو اعتراض کرتے ہیں، ان کا بھی ازالہ کیا جائے۔ کیونکہ بچے کئی جگہ سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ ان لیکچروں اور تقاریر کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔ یہاں تک کہ جب طلباء اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر یہاں سے جائیں تو خواہ وہ مبلغ ہوں یا نہ ہوں تحریک جدید کو قائم رکھنے والے ہوں اب مجھے جو تحریک جدید کے متعلق مسلسل کئی خطبات کئی لیکچر اور کئی تقریریں کرنی پڑتی ہیں یہ دراصل اصول کے خلاف ہے۔ سال کے خطبات میں سے ستر اسی فیصدی خطبات میرے ایسے ہی ہوتے ہیں جو تحریک جدید کے متعلق ہوتے ہیں۔ اور یہ حالت اسی وجہ سے ہے کہ جماعت خود توجہ نہیں کرتی۔ ورنہ اصل چیز تو یہ ہے کہ خلیفۂ وقت جونہی ایک بات کہے جماعت فوراً اس پر عمل کرنا شروع کر دے

پس تحریک جدید کے متعلق مجھے خطبات کہنے کی اس لئے ضرورت پیش آتی رہتی ہے، کہ میں چاہتا ہوں اس تحریک کو جاری کرنے اور اس کو قائم رکھنے میں دوست میرے نائب بنیں اور وہ دنیا کے خواہ کسی حصہ میں رہتے ہوں اس تحریک کو زندہ اور قائم کرتے چلے جائیں جس وقت ہماری جماعت میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے وہ دن ہماری کامیابی کا دن ہوگا۔ اور اگر ہم پورے زور سے اس تحریک کی اہمیت اس کے مقاصد اور اس کی اغراض لوگوں کے ذہن نشین کرتے چلے جائیں۔ تو آج جو ہمارے سامنے بچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہی کے دلوں میں کل تحریک جدید کے متعلق اس قدر جوش اور اتنا ولولہ ہوگا۔ کہ انہیں چین اور آرام نہ آئے گا۔ جب تک کہ وہ اپنے دوستوں اپنے رشتہ داروں اور اپنے ہمسایوں کو بھی اس تحریک کا قائل نہ کر لیں۔ اور وہی دن ہوگا جو احمدیت کی فتح کے لئے قومی اور اجتماعی جدوجہد کا دن ہوگا اس وقت تک ہماری جدوجہد ایسی ہی ہے۔ جیسے اکے دکے آدمی کی جدوجہد ہوتی ہے۔ قومی جدوجہد ہم اسے نہیں کہہ سکتے قومی جدوجہد ہماری اسی وقت شروع ہوگی۔ جب تحریک جدید کے ماتحت ہماری جماعت کے تمام افراد کی زندگیاں آجائیں گی۔ اور جب جماعت احمدیہ اس چٹان پر قائم ہو جائے گی۔ جس چٹان پر قائم ہونے کے بعد زندگی اور موت امارت اور غربت کے تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں۔ یاد رکھو قوموں کے احیاء اور قوموں کی زندگی میں انفرادی قربانی کوئی چیز نہیں۔ بلکہ قوموں کی زندگی کے لئے

جماعتی قربانی کی ضرورت

ہوا کرتی ہے۔ بیرونی ممالک کے مبلغین میں سے اگر کسی مبلغ نے خطرات برداشت کئے۔ اور اپنے نفس پر مصیبتیں جھیلیں تو بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو ہمارا بہادر سپاہی مصائب اور خطرات کے اوقات میں بھی کیسا ثابت قدم نکلا۔ مگر اس کی جرأت اور بہادری کو دیکھ کر ہمیں یہ کہنے کا حق ہرگز حاصل نہیں کہ دیکھو ہماری بہادر قوم۔ کیونکہ اس کی بہادری اس کے نفس سے تعلق رکھتی ہے۔ قوم کا حق نہیں کہ وہ مجموعی حیثیت سے اپنی طرف اسے منسوب کرے۔ لیکن بہادر سپاہی کامیابی حاصل نہیں کیا کرتے بلکہ بہادر قومیں کامیابی حاصل کیا کرتی ہیں۔ پس جب تک قومی لحاظ سے اپنی بہادری کا مظاہرہ نہ ہو اور رشتہ دار مظاہرہ نہ ہو۔ اس وقت تک قومی فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔

فتح کا دن وہی ہوگا جب وہ طالب علم جو اس وقت ہمارے سامنے بیٹھے ہیں ان کے سامنے ان کے استاد اور ان کے نگران ان کے فرائض دہراتے رہیں اور انہیں یہ سبق پڑھاتے چلے جائیں یہاں تک کہ ان سب میں قربانی کی روح پیدا ہو جائے اور تحریک جدید ہی ان کا اوڑھنا ہو تحریک جدید ہی ان کا بچھونا ہو۔ تحریک جدید ہی ان کی دوست ہو اور تحریک جدید ہی ان کی عزیز ہو۔ جب رات اور دن انہیں کسی پہلو بھی چین نہ آئے۔ جب تک نہ صرف ان کے بلکہ ان کے رشتہ داروں ان کے دوستوں اور ان کے ہمسایوں کے کام کاج بھی تحریک جدید کے ماتحت نہ آجائیں اور جب تک وہ اس یقین پر قائم نہ ہو جائیں کہ احمدیت تحریک جدید ہے اور تحریک جدید احمدیت ہے۔ اس وقت تک قومی فتح کا زمانہ نہیں آسکتا۔ ہاں انفرادی فتح کا زمانہ آسکتا ہے۔ مگر انفرادی فتح یا انفرادی قربانی کوئی چیز نہیں۔ ہارنے اور شکست کھانے والی قوموں میں بھی ایسے لوگ ملتے ہیں جنہوں نے انفرادی لحاظ سے بہت بڑی جرأت اور بہادری دکھائی

ٹیپو سلطان

مارا گیا۔ کیونکہ اس کی قوم نے اس سے غداری کی۔ لیکن اس کا نام آج تک زندہ ہے جس وقت وہ اسلام کی حکومت کے قیام کے لئے انگریزوں سے لڑ رہا تھا۔ اس نے نظام حیدر کو لکھا کہ میں تمہارے ماتحت ایک سپاہی کی حیثیت میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آؤ اور ہم دونوں مل کر انگریزوں کا مقابلہ کریں۔ مگر نظام نے انکار کر دیا۔ اور اس نے خیال کیا کہ مجھے انگریزوں سے لڑائی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر اس نے حکومت ایران کو لکھا۔ پھر اس نے ترکوں کو لکھا کہ بے شک ہندوستان ایک غیر ملک ہے لیکن یاد رکھو اگر ہندوستان سے اسلام مٹا۔ تو تمہاری حکومتیں بھی مٹ جائیں گی۔ مگر انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ تب وہ اکیلا انگریزوں سے لڑا۔ اور جب وہ انگریزوں سے لڑ رہا تھا۔ تو اس کے اپنے بعض جرنیلوں نے پیچھے سے قلعہ کے دروازے کھول دیئے۔ اور انگریز اندر داخل ہو گئے اس کا ایک

وفادار جرنیل

دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا انگریز قلعہ کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔ وہ اس وقت دو فصیلوں کے درمیان لڑ رہا تھا۔ بھاگنے کا کوئی راستہ نہ تھا کیونکہ باہر بھی انگریزی فوج تھی اور اندر بھی وہ ابھی آپس میں بات ہی کر رہے تھے کہ اتنے میں انگریز افسر آپہنچا۔ اور اس نے فصیل کی دوسری طرف سے آواز دی کہ ہمیں اپنے ہتھیار دے دو۔ ہم تم سے عزت کا سلوک کریں گے۔ اس

اس وقت ٹیپو نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ اس نے تلوار سونت لی اور یہ کہہ کر انگریزوں پر ٹوٹ پڑا کہ گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک گھنٹہ کی زندگی بہتر ہے۔ اور مارا گیا۔ بے شک اس سے ٹیپو کی بہادری اور جرأت ظاہر ہوتی ہے۔ مگر اس میں ٹیپو کی قوم کی کوئی عزت نہیں۔ بے شک میسور کی عزت اس واقعہ سے بلند ہو گئی مگر مسلمانوں کا وقار کھویا گیا

بے شک ٹیپو ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ مگر کیا ٹیپو کے زندہ ہونے سے مسلمانوں یا ہندوؤں کو کوئی فائدہ پہنچا۔ اگر آج میسور کے لوگ ٹیپو کے کارنامہ پر اپنا فخر جتائیں۔ اگر آج ہندوستان کے باشندے ٹیپو کے کارنامہ پر اپنا فخر جتائیں تو ان سے زیادہ بے غیرت اور کوئی نہیں ہوگا کیونکہ وہ خود اس کی فتح کے راستہ میں حائل ہے انہوں نے اس سے غداری کی اور اسے دشمنوں کے نرغہ میں اکیلا چھوڑ دیا۔ پس بے شک ٹیپو سلطان کے لئے یہ ایک فخر کی بات تھی مگر ہندوستانیوں کا اس میں کوئی فخر نہیں۔ مسلمانوں کا اس میں کوئی فخر نہیں۔ اور میسور کے لوگوں کا اس میں کوئی فخر نہیں۔ اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ نے جو قربانیاں کیں وہ صرف ان لوگوں کے لئے ہی باعث فخر نہیں جنہوں نے قربانیاں کیں بلکہ

ساری قوم اس فخر میں شریک تھی

کیونکہ وہ ساری قوم اُن قربانیوں کے لئے تیار تھی۔ قرآن کریم خود شہادت دیتا اور فرماتا ہے۔ منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنے والے مر گئے مگر یہ نہ سمجھو کہ وہ مر گئے تو باقی قوم یونہی رہ گئی بلکہ وہ قوم بھی موت کا انتظار کر رہی ہے اور دیکھ رہی ہے کہ کب خدا تعالےٰ کی راہ میں اسے اپنی قربانی پیش کرنے کا موقعہ ملتا ہے یہ وہ چیز ہے جس پر کوئی قوم فخر کر سکتی اور عزت سے اپنی گردن اونچی کر سکتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کو اختیار کرنے کے بعد کامیابی حاصل ہوتی ہے اگر قوم صرف انہی لوگوں کی قربانیوں سے زندہ رہ سکتی جنہوں نے خدا تعالےٰ کی راہ میں جانیں دیں تو صرف منھم من قضی نحبہ ہی کہا جاتا اور منھم من ینتظر کا فقرہ نہیں کہا جاتا مگر منھم من قضی نحبہ کے ساتھ منھم من ینتظر کے الفاظ کا آنا بتاتا ہے۔ کہ قوم مرنے والوں سے زندہ نہیں رہتی بلکہ اُن زندہ رہنے والوں سے زندہ رہتی ہے۔ جو ہر وقت مرنے کے لئے تیار ہوں۔ پس

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید

ہماری زندگی کا ثبوت ہیں۔ مولوی نعمت اللہ صاحب شہید ہماری زندگی کا ثبوت ہیں۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب شہید ہماری زندگی کا ثبوت ہیں۔ مولوی عبد الحلیم صاحب شہید ہماری زندگی کا ثبوت ہیں۔ قاری نور علی صاحب شہید ہماری زندگی کا ثبوت ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے وہ بہت سے لوگ جو مخالفین کے مختلف مصائب کے نتیجہ میں شہید ہوئے ہماری زندگی کا ثبوت ہیں۔ مصر میں یا اور بعض علاقوں میں جو لوگ ہماری جماعت میں سے مارے گئے یا زخمی ہوئے وہ ہماری زندگی کا ثبوت ہیں۔ ہماری زندگیوں کا ثبوت اُنکی وہ روح ہے جو ہمارے زندوں میں پائی جاتی ہو۔ اگر افغان قوم میں وہ روح ہے جو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید نے دکھائی تو افغان قوم زندہ ہے۔ اور اگر افغان قوم میں وہ روح نہیں تو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کی زندگی کا ثبوت ہے۔ مگر ہماری زندگی کا ثبوت نہیں ہو سکتی۔ ہاں ہمارا اسی قسم کی قربانیوں کی خواہش کرنا۔ اسی قسم کی قربانیوں کے لئے تلملانا اور اضطراب دکھانا ہماری زندگی کا ثبوت ہو سکتا ہے اور

صحابہؓ کی زندگی کا ثبوت

بھی یہی روح تھی پس اسلام اور مسلمانوں کی زندگی منھم من قضی نحبہ کے مصداق وجودوں سے نہیں تھی بلکہ ان لوگوں کے وجود سے تھی جو منھم من ینتظر کے مصداق تھے اگر مرنے والے مر جائیں اور پیچھے منافق اور کمزور ایمان والے رہ جائیں تو یہ اس قوم کی موت کی علامت ہوگی زندگی کی علامت نہیں ہوگی۔ اگر ان بہادروں کا وجود ہی زندگی کی علامت ہوتا جو خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی جان پر کھیل گئے تو خدا تعالےٰ انہیں کیوں مرنے دیتا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ

نبیوں کی حفاظت کا وعدہ

کرتا ہے کیا اس لئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان دینے سے ڈرتے ہیں یا نبیوں کے خلفاء میں سے بعض کیوں ایسے ہوتے ہیں جنہیں طبعی موت دینے کا اللہ تعالےٰ نے قرار دیتا ہے کیا اس لئے کہ وہ بزدل ہوتے ہیں۔ نہیں بلکہ اس لئے کہ ان کی زندگی میں قوم کی زندگی ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ یہ ٹیلے ہیں جن کے لگنے سے قوم کے جسم سے بیماری دور ہوتی ہے۔ اور اگر یہ لوگ مر گئے تو دنیا بھی مر جائے گی۔ پس مرنے والے کسی قوم کی زندگی کا ثبوت نہیں ہوتے بلکہ وہ زندہ رہنے والی قوم کی زندگی کا ثبوت ہوا کرتے ہیں جو ہر وقت مرنے کے لئے تیار رہوں تحریک جدید کو جاری کرنے کی غرض بھی یہی ہے کہ تم میں زندگی پیدا ہو۔ مرنے والے خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی جانیں دیں اور جو باقی رہیں وہ منھم من ینتظر کا مصداق بنتے چلے جائیں جس دن ہم اس قسم کے زندہ لوگ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

وہی دن ہماری زندگی کا دن ہوگا

ورنہ اگر مرنے والا مر گیا اور اس نے انفرادی طور پر جان دیدی تو اس سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ پس یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری تحریک جدید کے افسروں اور اس کے باقی کارکنوں پر ہے۔ [illegible]

مجالس انصار اللہ خیرپور ڈویژن کا پہلا سالانہ اجتماع

انصار اللہ خیرپور ڈویژن کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۱-۱۲ ماہ فروری ۱۹۶۱ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام باندھی ضلع نوابشاہ منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ ازیں خیرپور ڈویژن کی مجالس کے انصار کے خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن اور کراچی و حیدرآباد ڈویژن کے بھی متعدد احباب نے شرکت فرمائی۔ مرکز سے علماء کے سلسلہ نے تشریف لا کر اجتماع کو عزت بخشی۔ صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی شمولیت کی پوری توقع تھی۔ مگر اچانک آپ کی اہلیہ محترمہ کی شدید علالت کی وجہ سے آپ شرکت نہ فرما سکے۔

یہ اجتماع اپنی علمی اور روحانی کیفیتوں کی وجہ سے بہت کامیاب رہا۔ آغاز نماز تہجد کی پرسوز دعاؤں سے ہوا۔ محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بطور نمائندہ صدر محترم اجلاسوں کی صدارت فرمائی اور مؤثر خطابات سے نوازا۔

آپ کے علاوہ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل۔ مولوی عبد المالک خاں صاحب فاضل۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مولوی عبد الرشید صاحب ارشد۔ مولوی احمد صادق صاحب محمود نے بھی نہایت مؤثر انداز میں دوستوں کے لئے روحانی مائدہ پیش کیا۔

علمائے کرام کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ جناب ماسٹر محمد پریل صاحب صحابی اور مکرمی جناب صوفی محمد رفیع صاحب سیر خیرپور ڈویژن بھی شامل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی امیر حیدرآباد ڈویژن اور مکرم جناب چوہدری عبد الحق صاحب ورک ناظم اعلےٰ انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان نے بھی دوستوں سے خطاب فرمایا۔ جملہ زعماء کرام کی رپورٹوں نے انصار اللہ کے کام کا نقشہ کارکردگی کا خاکہ پیش کیا۔ مقابلہ کے مضامین پر ۱۳ احباب نے تقاریر کیں۔ مرکزی نمائندین نے نہایت حوصلہ افزا الفاظ میں تقاریر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

یہ اجتماع ایک پرائیویٹ وسیع و عریض میدان میں ہوا جو کہ ہمارے ایک معزز دوست رئیس عبد الرحمٰن صاحب کا تھا۔ خوبصورت شامیانہ کے نیچے لاؤڈ سپیکر کی خوش آیند آواز فضاء کو روحانی مائدہ سے معمور کر رہی تھی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی [illegible]

مقابلہ کے مضامین کے سلسلہ میں تقسیم انعامات کی رسم بھی عمل میں آئی۔ کھانے اور دیگر خدمات کے فرائض خدام الاحمدیہ نے انجام دیئے۔ جو شکریہ کے مستحق ہیں۔ اسی موقع پر حاجی عبد الرحمٰن صاحب رئیس باندھی نے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے میں بہت ہی قابل قدر مدد دی۔ اللہ تعالےٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اس سلسلہ میں ہمارے ڈویژن کے سیکرٹری مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے اجتماع کی کامیابی کے لئے دن رات کام کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ بہت سے دوستوں کی طرف سے پیغامات موصول ہوئے اس موقعہ پر احباب کو جملہ مرکزی تحریکات کی طرف توجہ دلائی گئی۔ انصار اللہ کے رسالہ کے لئے موقعہ پر ہی مبلغ ۱۰۵ روپے کی رقم وصول ہو گئی۔ خیرپور ڈویژن میں کم و بیش ۲۰ مجالس قائم ہیں اور اس اجتماع کی حاضری دو صد کے لگ بھگ تھی۔ امید ہے کہ یہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ خیرپور ڈویژن کی مجالس میں ایک نئی روح پیدا کرنے والا ثابت ہوگا۔ یہ اجتماع تہجد کی دعا سے شروع ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب کی اختتامی دعا پر ختم ہوا۔

(قریشی عبد الرحمٰن ناظم انصار اللہ خیرپور ڈویژن)

قدم آگے بڑھے پیچھے نہ ہٹے

تحریک جدید کا کام مستقل تحریکات میں سے ہے۔ بیرونی مشنوں کی تعداد میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ پس اسی نسبت سے اخراجات بھی بڑھ رہے ہیں۔ اسی لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مستقل ہدایت ہے کہ:۔

”وعدوں میں کچھ نہ کچھ زیادتی ضرور ہونی چاہیے۔ تا کہ جماعت کا قدم آگے بڑھے پیچھے نہ ہٹے“

اس ارشاد کے پیش نظر ہر مخلص احمدی اپنے وعدے کا محاسبہ کرے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اسلام میں روزوں کی اہمیت

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق بلاد عربیہ

(۴)

(۵) رمضان کے روزوں کی ایک بہت بڑی خصوصیت اور فضیلت یہ ہے کہ اس ماہ میں لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ جس کا دوسرا نام قرآنی اصطلاح میں "لیلۃ مبارکۃ" رکھا گیا ہے۔ قرآن کریم کے نزول کی ابتداء لیلۃ القدر میں ہی ہوئی تھی۔ اس رات کے متعلق خلاصۃً صرف یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ جب ایک مومن ماہ رمضان میں روزے رکھتا ہے اور اپنے ہر قسم کے جذبات اور خواہشات کو کلیۃً خدا تعالےٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے ایک رات ایسی مقرر کی جس میں خدا تعالےٰ خاص طور پر دعائیں سنتا ہے۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے مانگو! تمہیں دیا جائے گا۔ اس رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاص طور پر اللّٰھم انک عفوٌ تحب العفو فاعف عنی، دعا مانگا کرتے تھے یعنی اے خدا! تو مجسم درگذر ہے اور تو درگذر کو پسند بھی کرتا ہے۔ سو تو مجھ سے درگذر فرما۔

یہ وہ رات ہے جس میں "التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ" کا بہترین منظر ہوتا ہے۔ جب کہ انسان کی روح میں خاص رقت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نفس کدورتوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اپنی غلطیوں سے توبہ کرنے اور پھر اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے اور اپنے آپ کو نافع الناس بنانے کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے۔

(۶) رمضان کے تیس دن خاص مجاہدہ کے ایام ہوتے ہیں ایک مومن کو کئی قسم کی پابندیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ بھوکے اور پیاسے رہنے کی وجہ سے ہر قسم کی جائز اور حلال اشیاء اور ضروریات کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کی پابندیاں طبعی طور پر اپنے قرب وجوار کے محتاج اور فقراء سے ہمدردی پیدا کرتی ہیں۔ یہ حالت محرک ہے کہ وہ پسماندہ طبقہ کے حقوق کا خیال رکھے۔ چنانچہ یہ ہمدردی اور اخوت کا جذبہ اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ عملی رنگ میں ان فقراء کی مدد کرے۔ اسلئے اسلام نے یہ فرض کر دیا ہے کہ رمضان کے مہینہ کے ختم ہونے سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کر دیا جایا کرے۔ یہ صدقہ جو ہر فرد پر واجب ہے اور اس کے متعلق انتہائی تاکیدی حکم ہے کہ اس کو فوراً فقراء میں تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس ماہ رمضان میں اس کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے اور غریب پروری اس ماہ میں آپ کی عظیم الشان خصوصیت تھی کہ اس سخاوت کو تیز آندھی سے تشبیہہ دی گئی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ فقراء کی خدمت کے لئے یہ ماہ غیر معمولی اور طبعی طور پر احساس پیدا کرتا ہے صدقۃ الفطر کی مقدار ایک صاع کھجور یا جو ہے ہمارے ملک کے لحاظ سے ایک صاع گندم کا ہوگا۔ ایک صاع دو سیر گیارہ چھٹانک کا ہوتا ہے۔ متوسط طبقہ نصف صاع بھی دے سکتا ہے

(۷)

روزہ طبی خصائص میں

بیروت میں میرے ایک معزز دوست ڈاکٹر مصطفیٰ خالدی ہیں جو اسلام کے ایک غیور فرزند ہیں انہوں نے مجھے ایک کتاب بنام "The Book of Fastings" دی اس کتاب کے مصنف اگر میری یادداشت غلطی نہیں کرتی تو اغلباً ایک امریکن مسٹر مارک فاڈن ہیں۔ جو "روزوں سے علاج" میں ایکسپرٹ ہیں انہوں نے اپنے نام سے ایک طبی مرکز بھی کھول رکھا ہے وہ پیٹ اور خون کی امراض کا علاج صرف روزہ کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ نیز آپ معدہ کی اکثر بیماریوں کا علاج روزہ سے ہی کیا کرتے تھے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر موصوف نے کئی بیماریوں کے اسماء بھی تحریر کئے ہیں۔ جن کا علاج بذریعہ روزوں کے کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس میں قابل ذکر بیماریوں کے اسماء یہ ہیں بلڈ پریشر۔ اعصابی مرض معدہ کی رطوبت۔ کثرت بلغم۔ سموم مختلفہ کا جمع ہو جانا۔ زائد وزن وغیرہا مذکورہیں۔ یہی وہ عظیم الشان طبی خصوصیات ہیں۔ جن کا ذکر آج سے چودہ سو سال قبل بانیٔ اسلام نے فرمایا اور آپ نے فرمایا "صوموا تصحوا" کہ اے مسلمانو! روزے رکھو۔ تو تم بیماریوں سے تندرست ہو جاؤ گے آج روزہ رکھنے سے جو لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ وہ دراصل بیمار ہیں۔ کیونکہ روزہ تو سراسر صحت۔ برکت اور نعمت عظیم ہے۔ قرآن کریم کا یہ ارشاد

فمن شھد منکم الشھر فلیصمہٗ۔

کہ جو شخص اس ماہ میں سفر پر نہ ہو اس پر روزہ فرض ہے اس نے روزے فرض کرکے دراصل اس کے فوائد کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ ایک حدیث کی رو سے جس شخص کا رمضان بغیر روزوں کے گزر گیا وہ انتہائی بدقسمت ہے سو بابرکت ہیں وہ افراد جو ایماناً و احتساباً روزہ رکھتے ہیں کیونکہ ان کے روزے عملی لحاظ سے سوسائٹی اور معاشرہ میں انقلاب پیدا کرتے ہیں ایسا انقلاب جو تعمیری ہو۔ جس میں راحت، آزادی ضمیر، دولت کی مناسب اور عدل و انصاف کے اصول پر تقسیم ہو۔ جو اطمینان قلب پیدا کر سکے، جو انسانیت کے کل حقہ حقوق ادا کر سکے، ہاں ایسا معاشرہ جس میں عدل، جمہوریت، رزق حلال اور سچ پھلے اور پھولے۔ اور گداگری جیسی لعنت، فضول خرچی اور بخل دور ہوں۔ امداد باہمی کے اصولوں کی اشاعت ہو۔ رشوت کی لعنت دور ہو۔ ناپ تول بالکل ٹھیک ہو۔ اگر روزوں سے اس قسم کا انقلاب پیدا نہیں ہوگا۔ تو سمجھو کہ ہمارے روزے صرف اس لئے بے اثر ہیں کہ ہم نے روزوں کی غرض کو نہ سمجھتے ہوئے مغز کو پھینک دیا ہے اور چھلکے پر کفایت کرکے بیٹھ گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ورنہ روزے تو معاشرتی، اخلاق اور اقتصادی انقلاب پیدا کرنے کے لئے فرض کئے گئے ہیں۔

(۸)

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ

روزہ کے جملہ احکام اور اس کی شرائط پر اگر ہم عمل کریں گے تو ہماری انفرادی اور قومی زندگی کی جملہ مشکلات دور ہو جائینگی اطمینانِ قلب جیسی نعمت عظیم کا حصول آسان ہو جائے گا۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض جو معرفت الٰہی اور تعلق باللہ ہے وہ روزہ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ وقتی طور پر پیاسا اور بھوکا رہنا یہ ایک امتحان ہے اگر ہم اس امتحان میں حقیقی کامیابی حاصل کریں گے تو ہمارے لئے یہ وقت شادمانی کا ہوگا اور اگر خدانخواستہ ناکام رہے تو سوائے افسوس، حسرت اور یاس کے کچھ نہیں ہوگا۔ قرآن کریم نے آیت بالا میں روزہ کی حقیقی غرض بیان فرما کر ہر عاقل، بالغ مسلمان کو اس امتحان میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس مبارک امتحان میں شامل ہوتے اور عظیم الشان کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسے اشخاص کو یوں خوشخبری دی گئی ہے:۔

یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

یعنی اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو پسند کرنے والا اور اس کا پسندیدہ ہو پس تو میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے مالا مال کرے۔ آمین۔

رمضان المبارک

اور

چندہ وقف جدید

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے جو ہمیں قربانی کا سبق دیتا ہے۔ جن دوستوں نے وقف جدید کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ان دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدے اسی مہینہ میں ادا کر دیں۔ تمام ایسے دوستوں کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ روزانہ پیش کر دیا جایا کریں گے۔ نیز ۲۹ر رمضان المبارک کو بھی دعا کے لئے ایسے دوستوں کے نام پیش کر دئے جائیں گے۔ پس احباب ۲۹ر رمضان المبارک سے پہلے پہلے اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

بقایاجات انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا بجٹ آمد و خرچ مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر تمام مجالس کے نمائندگان کے مشورہ سے منظور ہوتا ہے اخراجات تو اس منظور شدہ بجٹ کے مطابق لازماً ہو جاتے ہیں لیکن اگر آمد اسکے مطابق نہ ہو تو مرکز کو قرض لیکر ہی اس کا انتظام کرنا ہوگا۔ اور یہ امر بھی کسی تشریح کا محتاج نہیں کہ قرض سے کرسب کام نہیں چلا کرتے۔ بعض ایسی مجالس بھی ہیں جن کے ذمہ سال گذشتہ کے بقایا کی معقول رقوم ہیں۔ تمام بقایادار مجالس سے گذارش ہے کہ وہ اپنے سال گذشتہ کے بقایاجات کی رقوم جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا: محمد اکبر محمد انور کا ایک مقدمہ ۷ر مارچ ۱۹۶۱ء سے عدالت میں زیر سماعت آنیوالا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے (اصغر علی خان ربوہ)

نقد وصولی چندہ وقف جدید

سال چہارم

مندرجہ ذیل مخلصین نے سال چہارم کے چندے ادا کر دیئے ہیں فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

شمس الدین خانصاحب پشاور ۲۵ - ۶
عبدالرشید صاحب 〃 ۰ - ۲۵
حبیب الرحمٰن صاحب جہلم 〃 ۲۵ - ۶
ڈاکٹر غلام اللہ صاحب 〃 ۰ - ۱۲
محمود احمد صاحب پنشنر 〃 ۰ - ۱۰
چوہدری عبدالجلیل صاحب 〃 ۰ - ۳۰
محمد سعید صاحب انجینئر اٹک 〃 ۰
ملک برکت علی صاحب منڈی بہاؤالدین
مرزا عزیز احمد صاحب 〃 ۷۵ - ۶
چوہدری نذیر احمد صاحب 〃 ۷۵ - ۶
مرزا حمید احمد صاحب 〃 ۷۵ - ۶
شیخ طالع مند صاحب 〃 ۵۰ - ۱۴
مولوی سراج الدین صاحب 〃 ۰ - ۸
شیخ منور حسین صاحب 〃 ۰ - ۱۰
چوہدری محمد شریف صاحب ملتان شہر ۰ - ۲۵
مبارکہ اعجاز صاحبہ 〃 ۰ - ۶
ماسٹر نواب الدین صاحب 〃 ۰ - ۱۰
سیٹھ اللہ دیا صاحب 〃 ۰ - ۶
چوہدری عبدالرزاق صاحب 〃 ۰ - ۲۵
ملک منظور احمد صاحب 〃 ۰ - ۱۰
حاجی محمد ابراہیم صاحب 〃 ۰ - ۶
چوہدری عبدالرحیم صاحب 〃 ۰ - ۶
پیر مبارک احمد صاحب 〃 ۰ - ۶
محمد ادریس صاحب 〃 ۰ - ۶
منور احمد صاحب 〃 ۰ - ۷
ممتاز بیگم صاحبہ 〃 ۰ - ۶
اہلیہ صاحبہ و بچگان چوہدری 〃
عبدالرحمٰن صاحب 〃 ۰ - ۱۳
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب 〃 ۰ - ۷
سلیمہ مہر الدین صاحبہ 〃 ۰ - ۶
اقبال بیگم صاحبہ 〃 ۰ - ۶
چوہدری ذکاء اللہ صاحب
چک ۴۸ لائلپور ۰ - ۶
چوہدری محمد عبداللہ صاحب
چک $\frac{5}{12-L}$ منٹگمری ۵۰ - ۶
محترمہ جمیلہ خانم صاحبہ زوجہ 〃 ۰ - ۶
عزیز محمد خانصاحب امیر جماعت بہاولپور ۲۵ - ۷
چوہدری غلام احمد صاحب اشرف بہاولپور ۲۵ - ۷
سید انوار احمد صاحب شریفی 〃 ۰ - ۲۰
مولوی غلام نبی صاحب ایاز 〃 ۵۰ - ۶
محمد سلیمان خانصاحب 〃 ۲۵ - ۶
سلیم سجاد صاحب 〃 ۰ - ۸
شیخ محمد نصیر صاحب 〃 ۰ - ۱۰
ایم خلیک شیر صاحب گمگیانہ ۰ - ۶
اہلیہ صاحبہ سید محمد حسین صاحب
گمگیانہ ۰ - ۶

ٹھیکیدار محمد الدین صاحب دارالصدر غربی ۰ - ۶
ناصر احمد صاحب 〃 ۲۵ - ۶
چوہدری عطاء اللہ صاحب 〃 ۱۹ - ۵
ماسٹر رحیم داد صاحب کھاریاں ۰ - ۵
چوہدری سلطان احمد صاحب 〃 ۰ - ۶
فضل بیگم صاحبہ بیوہ کپتان اللہ دادخان 〃 ۰ - ۶
چوہدری نور داد صاحب کھاریاں ۰ - ۶
زینب بی بی صاحبہ ہمشیرہ چوہدری
سلطان احمد صاحب کھاریاں ۰ - ۶
چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم 〃 ۰ - ۶
〃 عطاء اللہ صاحب مرحوم 〃 ۰ - ۶
ماجدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری فضل الٰہی
صاحب کھاریاں ۰ - ۶
رحمت بی بی صاحبہ 〃 〃 ۰ - ۶
کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ ۰ - ۷
از متوفی رشتہ داران 〃 〃 ۰ - ۷
رفاقت اللہ صاحب نواب شاہ (بلا تفصیل) ۵۰ - ۵۴
ملک خانصاحب دارالصدر جنوبی ربوہ ۰ - ۶
عبدالکریم 〃 ۰ - ۶
ماسٹر جلال الدین صاحب چک ۲۷ لائلپور
(بلا تفصیل) ۰ - ۱۲
ڈاکٹر اے ایس خانصاحب چوہدری نارنگ ۰ - ۶
بدر الدین احمد صاحب نارنگ ۰ - ۱۰
ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم ۲۵ - ۶
خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم بشیر احمد صاحب
دارالصدر شرقی ۱۲ - ۶
ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب
دارالصدر غربی ۰ - ۶
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر محمد اسمٰعیل صاحب 〃 ۵۰ - ۶
زینب بیگم اہلیہ مستری محمد اسمٰعیل صاحب 〃 ۰ - ۶
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب منیر
دارالصدر شرقی ۱۵ - ۶
چوہدری محمد یوسف صاحب ہائی سکول ربوہ ۲۵ - ۶
محمد حسین صاحب دارالنصر ربوہ ۲۵ - ۶

بجٹ انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ جملہ مجالس کو بجٹ فارم پُر کر کے بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن مجالس نے فارم پُر کر کے بھجوا دیئے ہیں۔ ان کی ایک فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ دوسری فہرست اب شائع کی جا رہی ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی ہے وہ اب بلا تاخیر اس کام کو مکمل کر دیں۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ایک ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب ان دنوں میں خاص طور پر اپنے تزکیہ نفس اور ایمانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات کی توفیق پاتے ہیں۔ اور اسی طرح صدقہ اور خیرات کی طرف بھی خاص توجہ دیتے ہیں۔ صدقۃ الفطر یعنی فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خوشنودیٔ الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور ہر مومن مرد۔ عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے اور ضروری ہے۔ کہ اس کے والدین یا سرپرست اس کی طرف سے مقررہ شرح پر فطرانہ ادا کریں۔ فطرانہ کی شرح جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا ایک صاع غلہ یعنی اندازاً اڑھائی سیر گندم ہے اس لئے فطرانہ کی شرح گندم کے موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ۱½ روپیہ یا ایک روپیہ پچیس پیسے فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو تو وہ نصف شرح پر ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے۔

فطرانہ کی رقم کے متعلق تمام عہدہ دار یہ امر یاد رکھیں۔ کہ اس رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجنا چاہیئے تاکہ اس رقم کو حضور اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ۔ مساکین۔ اور نادار اصحاب میں تقسیم کر سکیں باقی نو حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

البتہ تقسیم کے بعد اگر کچھ رقم باقی رہے تو وہ چندے بحراہ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جانی مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جائے تاکہ وہ عید سے پہلے مستحقین کو پہنچ جاوے اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جائیں۔

عید فنڈ کے متعلق یہ وضاحت اعلان کیا جا چکا ہے (دوبارہ الفضل کی قریبی اشاعت میں شائع کر دیا جائے گا) کہ یہ خالصتہً مرکزی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ پس عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ یہ رقم بہ تمام و کمال مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

سیکرٹریان مساجد ممالک بیرون کی مساعی

مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب منٹگمری شہر سے اپنی چٹھی ۱۷ فروری ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”میں نے اپنے منٹگمری کی جماعت کے دوستوں سے چندہ مساجد بیرون پاکستان وصول کرنا شروع کر دیا ہے۔ . . . . . جنوری کے جو چند یوم کام کرنے کو ملے ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبلغ -/۲۲۴ روپیہ وصول ہو گئے ہیں۔ میں چندہ دہندگان کے نام آپ کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کر رہا ہوں۔ سب سے قبل تو میں نے اپنے جملہ افراد خاندان جن کی اراضی چک $\frac{1}{9-L}$ ضلع منٹگمری میں ہے ان سے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے وصول کئے اور سیکرٹری صاحب کو ادا کر دیئے۔ یہ رقم افراد خاندان قاضیاں آف فیض اللہ چک مبلغ -/۲۲ روپیہ ہیں۔ والدہ محمود الحسن صاحب مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ملک عزیز احمد صاحب -/۲ روپیہ۔ فروری میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ وصولی جاری ہے۔ جس کی تفصیل مارچ میں انشاء اللہ تعالیٰ روانہ کر دوں گا۔“

اسی طرح ربوہ میں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مکرم قریشی فضل حق صاحب مکرم راجہ محمد افضل صاحب اور قریشی محمد صادق صاحب نے بڑی سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلص کارکنوں کی مساعی جمیلہ کے اعلیٰ نتائج پیدا فرمائے اور اس نیک کام میں حصہ لینے والے بھائیوں اور بہنوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے نیز ہمارے دیگر سیکرٹریان کو بھی احسن طریق سے اس کام کو سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پروگرام بنیاد تربیت انصار اللہ

۱۔ نماز باجماعت ۲۔ ظاہری شعار اسلام کی پابندی ۳۔ تمباکو نوشی و حقہ نوشی سے اجتناب
۴۔ اسلامی اخلاق بالخصوص راست گفتاری۔ سچی شہادت۔ حمایت مظلوم۔ لغو باتوں سے اجتناب
۵۔ ملکی و جماعتی نظام کی پابندی اور اطاعت کی روح نیز تخریبی و ناجائز نکتہ چینی سے احتراز۔

(قائد تربیت)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۷۱:۔ میں فیروز جہاں بیگم زوجہ ملک محمد صدیق قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بادامی باغ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے زیور طلائی وزن گیارہ تولہ قیمت ۱۳۲۰/- روپے ایک عدد مشین سلائی نئی قیمت مبلغ دوصد روپیہ کل میزان مبلغ ۲۵۲۰/- روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں، اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کر دوں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کر دوں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند۔ ۲۔ زیور طلائی نکلس ایک عدد دو تولہ ۲۴۰/- روپے انگوٹھی ایک عدد ۳ ماشہ ۳۰/- جھومر ایک عدد ۲ تولہ ۲۴۰/- روپے چوڑیاں طلائی ۸ عدد ۶ تولہ ۷۲۰/- روپے نقد سونا ۹ ماشہ ۹۰/- روپے کل ۱۳۲۰/- روپے

راقم الحروف ملک محمد صدیق خاوند موصیہ الامۃ:۔ فیروز جہاں بیگم زوجہ ملک محمد صدیق صاحب ۲/۳۰ بادامی باغ لاہور۔ ۱۲/۱۱/۶۰
گواہ شد:۔ ملک محمد صدیق بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید محمد رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱۴/۱/۶۰

نمبر ۱۵۲۹۷:۔ میں اقبال بیگم زوجہ نور الحق قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ہیرو غربی ڈاک خانہ ہیرو شرقی ضلع ڈیرہ غازیخاں حال لاہور چھاؤنی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے، حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند... واجب الادا ہے زیور طلائی وزن تقریباً پندرہ تولہ قیمتی ۱۷۲۵/- روپے کل میزان بمعہ حق مہر ۲۷۲۵ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کر دوں یا میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ المرقوم نور الحق خاوند موصیہ ۱۸/۱/۵۹
الامۃ اقبال بیگم زوجہ نور الحق بمقام ہیرو غربی ڈاکخانہ ہیرو شرقی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان حال لاہور چھاؤنی
گواہ شد۔ محمد حسین ولد میاں فضل الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

نمبر ۱۵۷۴۹:۔ میں عقیلہ خاتون زوجہ قمر احمد صاحب قریشی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء ساکن دہلی حال ماڈل ٹاؤن ۹۶-۴۸ F لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں اپنی منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو کہ حسب ذیل ہے ۱۔ حق مہر بذمہ شوہر ۵۰۰/- روپیہ ہے ۲۔ میرا زیور سونے کا تقریباً ۱۶ تولہ قیمتی ۱۶۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر ہوئی یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہوا تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو تحریری کروں گی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ۔ عقیلہ خاتون بقلم خود ۱۴/۲/۶۰
گواہ شد قمر احمد قریشی خاوند موصیہ ماڈل ٹاؤن F ۹۶-۴۸ لاہور ۱۴/۲/۶۰۔
گواہ شد۔ محمد یوسف خان ۲۸۱ فیروز پور روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴/۲/۶۰

نمبر ۱۵۵۴۸:۔ میں احمد صادق محمود ولد ابو حامد محمد علی انور صاحب قوم شیخ پیشہ وقف زندگی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد پچاسی روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء۔

العبد موصی احمد صادق محمود واقف زندگی۔ کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ
گواہ شد:۔ مقبول احمد ذبیح واقف زندگی کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ ۱۴/۱۱/۵۹
گواہ شد:۔ خاکسار شیخ عظیم الرحمان ہیڈ کلرک اصلاح و ارشاد ربوہ ۱۴/۱۱/۵۹

نمبر ۱۵۹۴۱:۔ میں قدسیہ سردار بیگم زوجہ سید منعم الحسن دفتر تحریک جدید قوم سادات پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن ربوہ دار الہجرت کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ تین صد روپے بذمہ خاوند ہے زیور اس وقت کوئی نہیں ہے۔ حق مہر جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف سید منعم الحسن خاوند موصیہ

الامۃ:۔ قدسیہ سردار بیگم اہلیہ سید منعم الحسن ۱۲/۲/۶۰
گواہ شد:۔ سید منعم الحسن خاوند موصیہ ولد پیر جی نذیر حسین مرحوم دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۹۴۷:۔ میں عبد المجید سید ولد سید محمد حسین شاہ صاحب قوم سید بخاری پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الصدر غربی ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ تجارت پچاس روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الراقم عبد المجید سید ولد سید محمد حسین شاہ صاحب محلہ دار الصدر غربی متصل چونگی دار الصدر ربوہ
العبد:۔ عبد المجید سید بقلم خود ۳۰/۱/۶۰
گواہ شد:۔ سید محمد حسین شاہ ولد نادر شاہ نادر دواخانہ ربوہ
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۳۰/۱/۶۰

فرقہ وارانہ فسادات میں پولیس نے غنڈوں کا اعلانیہ ساتھ دیا

بھارتی پارلیمنٹ میں اینگلو انڈین رکن فرینک انتھونی کا اعلان

نئی دہلی ۲۴ فروری بھارتی پارلیمنٹ کے آزاد اینگلو انڈین رکن مسٹر فرینک انتھونی نے کل ایوان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جبل پور اور دوسرے مقامات پر ہندوؤں کی بنام فرقہ وارانہ جماعتوں نے باقاعدہ منصوبہ بنا کر فسادات کرائے اور پولیس نے کھلم کھلا غنڈوں کی امداد کی۔ اب حالت یہ ہے کہ مسلمانوں اور بھارت کی دوسری اقلیتوں کو ہر گھڑی قتل و غارت اور لوٹ مار کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

مسٹر فرینک انتھونی نے کہا کہ جبل پور اور نواحی علاقوں کے حالیہ فرقہ وارانہ فسادات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں تھے یہ ساری کاروائی باقاعدہ منصوبہ بندی کا نتیجہ تھے آپ نے کہا وزیر اعلیٰ مدھیہ پردیش کے مخالف بعض کانگرسی لیڈروں اور دوسرے مقامی سیاست دانوں نے بھی فسادات کے سلسلہ میں اپنے ذاتی مقاصد کی خاطر فرقہ پرستوں کا آلۂ کار بننا منظور کیا، مسٹر انتھونی نے کہا کہ موجودہ ماحول میں کوئی عدالتی یا غیر سرکاری تحقیقات اصل واقعات کو منظر عام پر نہیں لا سکے گی۔ کیونکہ ایک تو پولیس لوگوں کو صحیح شہادتیں دینے کی اجازت نہیں دے گی۔ دوسرے انتخابی مصلحتیں انکوائری کا مقصد پورا نہیں ہونے دیں گی۔ مسٹر فرینک انتھونی نے کہا کہ جبل پور کے فسادات کے بعد یہ سنگین مسئلہ سامنے آگیا ہے کہ آیا صوبوں میں پولیس سے اقلیتوں کے جان و مال کے تحفظ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ پولیس خود فرقہ وارانہ ذہنیت کا شکار ہے اور وہ اقلیتوں کی حفاظت نہیں کر سکتی اس مقصد کے لئے پولیس کا ایک مضبوط مرکزی ادارہ قائم کرنا ضروری ہوگا۔

انتیس ممالک شامل ہیں اور ان سب ملکوں نے اپنے دستے اقوام متحدہ کی فوج میں شامل کرنے کے لئے بھیجے ہیں ۔

ٹیکسٹائل انڈسٹری کی رفتار ترقی

لاہور ۲۴ فروری مغربی پاکستان کے سکیرٹری صنعت و تجارت مسٹر امان اللہ خاں نیازی نے کہا ہے کہ سوتی کپڑے کی صنعت میں ترقی کی زیادہ سے زیادہ حد کا جو پانچ سالہ پروگرام بنایا گیا تھا وہ اس ماہ یعنی فروری سنہ ۶۱ء میں مکمل ہو جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پروگرام پر عمل درآمد مجوزہ مدت سے چار برس قبل مکمل ہوگا،

صوبائی حکومت ماہ مارچ سے قبل سوا لاکھ نئے تکلے اور پانچ ہزار کرگھے فراہم کر دے گی اس طرح مغربی پاکستان میں بشمول کراچی ۱۸ لاکھ تکلے اور تیس ہزار کرگھے ہو جائیں گے اور پاکستان میں ان کی کل تعداد بالترتیب پچیس لاکھ اور ۴۱ ہزار ہو جائے گی۔ دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں یہی حد مقرر کی گئی ہے ہ مسٹر نیازی نے توقع ظاہر کی کہ نئے تکلوں اور کرگھوں کے اضافہ سے سوتی کپڑے اور دھاگہ کی پیداوار میں اطمینان بخش اضافہ ہوگا انھوں نے کہا کہ سوتی کپڑے کے کارخانوں کو پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ اور قیمتوں میں کمی کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے انھوں نے ان کارخانوں کے مالکوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے کارخانوں کو تین شفٹوں میں چلائیں تاکہ کپڑے کی سپلائی کی صورت حال میں ترقی ہو۔

"کانگو سے تمام فوجیں اور سیاسی مشیر واپس بلا لئے جائیں"

بلجیم سے اقوام متحدہ کی خاص مشاورتی کمیٹی کا مطالبہ

نیویارک ۲۴ فروری۔ اقوام متحدہ کی خاص مشاورتی کمیٹی نے کل بلجیم کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ بلجیم کانگو سے اپنی تمام فوجیں نیم فوجی عملہ اور سیاسی مشیروں کو واپس بلالے،

یہ فیصلہ کل مشاورتی کمیٹی کے ایک اجلاس میں کیا گیا جو ساڑھے تین گھنٹہ تک اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشول کی زیر صدارت ہوا۔ مراسلہ حفاظتی کونسل کی منگل کی قرارداد کے مطابق بھیجا گیا ہے جس میں اقوام متحدہ کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ کانگو میں خانہ جنگی کی روک تھام کے لئے ضرورت پڑنے پر فوج کو استعمال کر سکتی ہے اس قرارداد میں کانگو میں یک طرفہ غیر ملکی مداخلت ختم کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔

مشاورتی کمیٹی کے خاص اجلاس کے مذاکرات نجی نوعیت کے تھے تاہم کمیٹی کے قریبی ذرائع نے بعد میں کہا کہ مسٹر ہیمرشول نے اجلاس میں بتایا تھا کہ اقوام متحدہ کو کانگو میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے اپنی فوج کی تعداد کم از کم تئیس ہزار تک بڑھانا ہوگی۔ کمیٹی نے افریقہ اور ایشیا کے ملکوں سے فوری درخواست کی ہے کہ وہ اپنی اور فوجیں کانگو میں اقوام متحدہ کی فوجوں میں شامل کرنے کے لئے بھیجیں کیونکہ متعدد افریشیائی ممالک نے اپنے دستے یا تو واپس بلالئے ہیں یا وہ واپس بلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مشاورتی کمیٹی میں

لاہور میں ہزاروں طلبہ کا زبردست احتجاجی مظاہرہ

"بھارتی مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے"

لاہور ۲۴ فروری، پنجاب یونیورسٹی اور مقامی کالجوں کے ہزاروں طلباء نے کل حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ہندوستان میں بے یار و مددگار مسلم اقلیت کے جان و مال کے تحفظ کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے یا اس مقصد کے لئے کوئی اور مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

طلباء نے ہندوستان میں مدھیہ پردیش کے شہری و دیہاتی علاقوں کے مسلمانوں کے حالیہ منظم قتل عام اور خانماں بربادی کی شدید مذمت کی اور افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت ہندوستان اس موقعہ پر مؤثر مداخلت کرنے کی بجائے محض اپنے ذوق تماشا کی تسکین کرتی رہی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی اور مقامی کالجوں کے ہزاروں طلبہ نے کل صوبائی دارالحکومت میں تقریباً دو گھنٹے تک زبردست احتجاجی مظاہرہ کرنے کے بعد متذکرہ مضمون کی جو قرارداد منظور کی اس کے آخر میں ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو سے انسانیت کے نام پر اپیل کی کہ وہ اپنے ملک میں وحشت و بربریت کے بدترین مظاہروں کا سلسلہ بند کریں وہ انتہائی مظلوم مسلم اقلیت کو اطمینان سے زندہ رہنے کا بنیادی حق دیں۔

پنجاب یونیورسٹی اور مقامی کالجوں کے غیور طلبہ دراصل کئی دن سے اپنے تعلیمی اداروں میں احتجاجی اجتماعات منعقد کر کے جبل پور اور گرد و نواح کے دیہات میں مسلمانوں کے منظم قتل عام کی مذمت کر رہے تھے اور انہوں نے گزشتہ دو تین دن میں دو ایک جلوس بھی نکالے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کی جوش خروش کے پیش نظر ۲۱ فروری کو شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی تھی، تاہم یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین نے کل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مظاہرہ کے لئے باقاعدہ اجازت حاصل کی اور پھر کل قبل دوپہر تقریباً دو گھنٹے تک مال روڈ پر زبردست اجتماعی احتجاج ہوا۔ گزشتہ چار سال میں لاہور میں طلبہ کا اتنا بڑا جلوس کبھی نہیں نکلا۔

سٹوڈنٹس یونین کی ہدایت کے مطابق یونیورسٹی اور کالجوں کے تقریباً پندرہ ہزار طلبہ صبح نو بجے یونیورسٹی ہال کے بالمقابل جمع ہوئے اور پھر تقریباً ساڑھے نو بجے جلوس گورنر ہاؤس کی طرف روانہ ہوا۔ اس جلوس میں بہت سے مظاہرین نے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر جبل پور کے قتل عام کی مذمت آزاد کشمیر، شیخ عبداللہ کی رہائی، الجزائر کی آزادی اور کانگو کے سابق وزیر اعظم مسٹر لوممبا کے قتل کی مذمت کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔

پاکستان ریلویز کا وفد غیر ممالک کو روانہ ہو گیا

کراچی ۲۴ فروری۔ پاکستان ریلویز کا اعلیٰ اختیارات کا وفد ریلویز کی ترقی کی غرض سے برطانیہ، امریکہ اور مغربی جرمنی سے مالی امداد اور قرضے حاصل کرنے کے لئے بات چیت کرے گا یہ وفد پاکستان ریلویز کے لئے ضروری سامان کی خریداری بھی کرے گا وفد امریکہ میں عالمی بنک اور ترقیاتی قرضہ فنڈ کے نمائندوں سے بات چیت کرے گا مغربی جرمنی میں یہ وفد پاکستان میں جرمن صنعتکاروں کی شراکت سے ویلڈنگ کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے لئے بات چیت کرے گا،

پولیس اور عوام میں تعاون کی ضرورت

کراچی ۲۴ فروری۔ کراچی پولیس نے اپنا ایک رسالہ پولیس جرنل شائع کیا ہے پہلے شمارہ کے لئے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اپنے پیغام میں پولیس اور عوام کے درمیان تعاون کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ پولیس کا رسالہ اس مقصد کے حصول کے لئے مدد دے گا۔

وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے اپنے پیغام میں کہا ہے "نئی حکومت کے تحت نوکر شاہی کے پرانے تصورات تیزی سے بدل رہے ہیں نیا رسالہ پولیس اور عوام کو قریب تر لائے گا۔

درخواست دعا

مکرمہ و محترمہ والدہ صاحبہ کی بائیں آنکھ کا ۲۴ فروری ۶۱ء کو گوجرہ میں اپریشن ہو رہا ہے۔ درویشان قادیان واحباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور آنکھ پورے طور پر درست ہو جائے آمین۔

شہاب الدین
کوٹ باغ دین۔ سندھ
حال ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴